فون نمبر ۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

REGD No-L-5254

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ

عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

# الفضل

روزنامہ

ربوہ

یوم ریکشنبہ ۱۰ شوال ۱۳۷۸ھ

فی پرچہ ۱۰

جلد ۴۸/۱۳ ۱۹ شہادت ۱۳۳۸ھش ۱۹ اپریل ۱۹۵۹ء نمبر ۹۱

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۸ اپریل۔ کل یہاں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے علالت اور ناسازیٔ طبع کے باوجود مسجد مبارک میں تشریف لاکر خطبہ ارشاد فرمایا۔ بعد ازاں حضور کی زیر ہدایت مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس نے جمعہ اور عصر کی نمازیں پڑھائیں۔ احباب کو علم ہے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت کمر درد اور پاؤں میں نقرس کی تکلیف کے باعث عرصہ سے ناساز چلی آرہی ہے۔ احباب خاص توجہ التزام اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے حضور کو جلد صحت یاب فرمائے۔ اور صحت و عافیت کے ساتھ کام کرنے والی لمبی عمر عطا کرے۔ آمین

## ربوہ میں جماعت احمدیہ کی چالیسویں مجلس مشاورت کا افتتاح

### سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے ناسازیٔ طبع کے باوجود تشریف لاکر اجتماعی دعا سے افتتاح فرمایا

### بجٹ اور دیگر امور پر غور کرنے کے لئے متعدد سب کمیٹیوں کا تقرر

ربوہ — اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ کی چالیسویں مجلس مشاورت آج مورخہ ۱۷ اپریل بروز جمعۃ المبارک تعلیم الاسلام کالج کے وسیع و عریض ہال میں شروع ہوگئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے علالت اور ناسازیٔ طبع کے باوجود ہال میں تشریف لاکر ایک لمبی اجتماعی دعا کے ساتھ مجلس مشاورت کا افتتاح فرمایا۔ نیز نمائندگان شوریٰ سے مختصر لیکن روح پرور خطاب فرمانے کے بعد حضور نے اجلاس میں تمام وقت تشریف فرما رہ کر ضروری ہدایات اور اہم ارشادات سے نوازا۔ افتتاحی اجلاس میں مشرقی اور مغربی پاکستان کی ۱۹۱ جماعتوں کے قریباً ۳۸۳ نمائندوں نے شرکت کی:

۵ بجے سہ پہر کے قریب حضور کے تشریف لانے اور کرسیٔ صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد افتتاحی اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جو محترم ماسٹر فقیر اللہ صاحب نے کی بعد ازاں حضور نے ایک پرسوز اجتماعی دعا سے مجلس مشاورت کا افتتاح فرمایا۔ بعدہ حضور نے مجلس کو اپنے افتتاحی خطاب سے نوازا۔ حضور نے اپنی علالت اور ناسازیٔ طبع کا ذکر کرنے اور یہ بتانے کے بعد کہ اب کمر کی درد اور نقرس کی تکلیف میں دونوں سے کچھ فرق پڑنا شروع ہوا ہے فرمایا آج میں آپ لوگوں کی اس تکلیف کا خیال کرکے کہ آپ دوسرے شہروں اور علاقوں سے آکر یہاں جمع ہوئے ہیں شوریٰ کے افتتاح کے لئے آ گیا ہوں کہ ایک موقعہ اور پیدا ہو جائے کہ ہم سب ملکر دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ ہمیں دنیا میں اشاعت اسلام کی توفیق دے۔ اور اپنے فضل سے اس کے شاندار نتائج ظاہر فرمائے:

بعد ازاں حضور نے مجلس مشاورت کے سکرٹری مکرم محمد شریف صاحب اشرف کو شوریٰ کا ایجنڈا پیش کرنے کی ہدایت فرمائی۔ چنانچہ سکرٹری صاحب نے ایجنڈا پڑھ کر سنایا۔ جو صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے سالانہ بجٹوں کے علاوہ نظارت علیا اور نظارت امور عامہ کی طرف سے پیشکردہ تجاویز پر مشتمل تھا۔ دونوں بجٹوں اور ان تجاویز پر غور و فکر کے لئے حضور نے چار سب کمیٹیاں مقرر کرنے کی ہدایت فرمائی۔ اور ان کے لئے علیحدہ علیحدہ نام طلب فرمائے۔ اس طرح سب کمیٹیوں کی تشکیل کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی منظوری سے مکرم سکرٹری صاحب مشاورت نے حسب ذیل چار سب کمیٹیوں کے تقرر کا اعلان کیا۔

(۱) سب کمیٹی بیت المال۔ یہ سب کمیٹی مرکزی ممبران سمیت ۲۵ ارکان پر مشتمل ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے مکرم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کو اس کا صدر اور ناظر صاحب بیت المال مکرم میاں عبدالحق صاحب رامہ کو اس کا سکرٹری مقرر فرمایا۔

(۲) سب کمیٹی تحریک جدید۔ یہ سب کمیٹی مرکزی ممبران سمیت ۲۰ ارکان پر مشتمل ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے وکیل اعلیٰ تحریک جدید مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کو اس کا صدر اور وکیل المال مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب کو اس کا سکرٹری مقرر فرمایا۔

(۳) سب کمیٹی نظارت علیا۔ یہ کمیٹی ۱۲ ممبران پر مشتمل ہے۔ حضور نے ناظر اعلیٰ ثانی مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر کو اس کا صدر مقرر فرمایا۔ اور ہدایت فرمائی کہ یہی سکرٹری کے فرائض بھی سرانجام دیں گے۔

(۴) سب کمیٹی نظارت امور عامہ۔ یہ سب کمیٹی ۱۷ ممبران پر مشتمل ہے۔ حضور نے ناظر صاحب امور عامہ میجر عارف زمان صاحب کو اس کا صدر مقرر فرمایا۔

اور ہدایت فرمائی۔ کہ سکرٹری کے فرائض بھی ناظر صاحب ہی ادا کریں گے۔

سب کمیٹیوں کے تقرر اور حضور ایدہ اللہ کی منظوری سے ممبران اور عہدہ داروں کے ناموں کے اعلان کے بعد حضور نے فرمایا۔ میں یہ بھی اعلان کرتا ہوں کہ ہر زمیندار جماعت اپنے ہاں ایک سکرٹری زراعت مقرر کرے۔ وہ اس بات کا ذمہ دار ہوگا کہ احباب جماعت کی زمینوں پر فی ایکڑ زیادہ سے زیادہ پیداوار ہو۔ میں قرآن مجید سے یہ ثابت کر چکا ہوں۔ کہ اگر کوشش کی جائے۔ تو ۵۲۰ من فی ایکڑ تک پیداوار ہو سکتی ہے۔ اس کی روشنی میں ہم ہر ایک سے یہ امید رکھتے ہیں کہ وہ کوشش کرے۔ کہ اس کی زمین پر فی ایکڑ زیادہ سے زیادہ پیداوار ہو۔ چنانچہ اس کوشش کے نتیجہ میں جس کی پیداوار زیادہ ہوگی۔ ان کے نام کا شوریٰ میں اعلان کیا جائے گا۔ اور انہیں انعام یا سرٹیفکیٹ بھی دیا جایا کرے گا۔

سب کمیٹیوں کے تقرر اور حضور ایدہ اللہ کے اس ارشاد کے بعد افتتاحی اجلاس کی کارروائی پونے چھ بجے شام کے قریب اختتام پذیر ہوگئی۔ چنانچہ شوریٰ کا اجلاس ۱½ بجے صبح تک ملتوی کر دیا گیا۔ جس میں سب کمیٹیوں کی رپورٹوں پر غور کیا جائے گا۔

## ایک نہایت ضروری تحریک

حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

جیسا کہ احباب کو اس رپورٹ کے سننے سے جو مورخہ ۱۶ اپریل کو مکرم ہیڈ ماسٹر صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول نے جلسہ تقسیم انعامات کی تقریب پر پڑھی تھی واضح ہو چکا ہے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہمارے سکول کا شمار ہر لحاظ سے بہترین سکولوں میں ہوتا ہے۔ اور میں ذاتی طور پر جانتا ہوں۔ کہ خود مکرم ہیڈ ماسٹر صاحب محنت اور اخلاص سے کام کر رہے ہیں۔ اور ہر لحاظ سے سکول کو مثالی بنانے کی فکر میں ہیں۔ اس روز میں بوجہ بیماری اپنے صدارتی ریمارکس میں احباب کو ان کے ایک خاص فرض کی طرف توجہ نہیں دلا سکا۔ اس کی اہمیت اور ضرورت کے پیش نظر اب میں پُرزور تحریک کرتا ہوں کہ احباب اپنے بچوں کو اپنے ہی مرکزی سکول میں تعلیم کے لئے بھجوائیں۔ جہاں کہ خالص تعلیمی اغراض کو پورا کرنے کے علاوہ بچوں کی صحیح رنگ میں تربیت کرنے کا خاطر خواہ انتظام موجود ہے۔ احباب کوشش کرکے نہ صرف خود اپنے بچوں کو بلکہ اپنے زیر اثر دیگر احباب کے بچوں کو بھی یہاں بھجوائیں۔ تاکہ وہ سب مرکزی فیوض سے بہرہ ور ہو سکیں:

مرزا شریف احمد ۱۷ اپریل ۱۹۵۹ء

## درخواست دعا

بمبئی سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ جماعت احمدیہ بمبئی کے پریذیڈنٹ مکرم جناب ملک سراج الدین صاحب شدید بیمار ہیں اور مشن ہسپتال سیالکوٹ میں زیر علاج ہیں۔ احباب شفائے کامل و عاجل کے لئے دعا کریں:

خوشخبری

پنکھوں کے سرتاج "عادل فین"

جو اپنی پائیداری اور مضبوطی میں شہرۂ آفاق ہو کر ایجنسی میں لگ گئی ہے۔ قیمت بالکل مناسب ہے تشریف لاکر ملاحظہ فرمائیں

المشتہر:- پروپرائٹر چوہدری کلاتھ ہاؤس ربوہ

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ — مورخہ ۱۹ اپریل ۱۹۵۹ء

# علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مشہور و معروف حدیث ہے کہ

علماء امتی کانبیاء
بنی اسرائیل

یعنی میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح ہوں گے۔ اس کا مطلب ہر معمولی عقل کا انسان بھی یہی سمجھتا ہے کہ ہر عالم کے متعلق یہ خبر نہیں ہے۔ جو شخص بھی دین کے متعلق کچھ جانتا ہے۔ اس پر اس حدیث کا اطلاق کرنا مناسب نہیں۔ بلکہ وہی علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح ہوں گے۔ جو بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح کے کام کریں گے۔ بنی اسرائیل کے انبیاء جن کی تعداد پر حصر نہیں ہو سکتا۔ کیا کام کرتے تھے وہی کام کرتے تھے کہ بنی اسرائیل کے دین میں راہنمائی کرتے تھے۔ اور اس کام کے لئے اللہ تعالےٰ کی طرف سے کھڑے ہوتے تھے۔ اللہ تعالےٰ انہیں نشانات دیتا تھا۔ ان پر الہام نازل کرتا تھا۔ اور وقت اور موقعہ کے لحاظ سے بنی اسرائیل کی راہنمائی کے لئے اور ان کو تورات کے احکام پر عمل کرنے کے لئے ابھارتا تھا۔ اور یہ کام وہ اللہ تعالےٰ کے حکم سے کرتا تھا نہ کہ عام دنیاوی مصلحین کی طرح اپنی طرف سے

اس لئے جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح ہوں گے۔ تو حضور کا یہی مقصد تھا۔ کہ میری امت میں ایسے علماء پیدا ہوں گے جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے کھڑے ہوں گے۔ اور اللہ تعالےٰ کی طرف سے راہنمائی پا کر اپنے اپنے وقتوں میں مسلمانوں کی راہنمائی کریں گے۔ اور انہیں ان مصائب سے اور گناہوں سے بچانے کی کوشش کریں گے۔ جن میں وہ پڑ گئے ہوں گے۔ اسی بات کو نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک اور حدیث میں ذرا اور بھی وضاحت سے بیان کیا گیا ہے یعنی

ان اللہ یبعث لھذہ
الامۃ علیٰ رأس کل
مائۃ سنۃ من یجدد لھا
دینھا

یعنے اللہ تعالےٰ ہر سو سال کے سر پر امت مسلمہ میں ایسے لوگ مبعوث کرے گا۔ جو تجدید و احیائے دین کریں گے۔ یہ حدیث پہلی حدیث کی تخصیص اور تفصیل کرتی ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے۔ کہ ہر عالم جو تھوڑا بہت علم دین جانتا ہو۔ وہ نہیں ہو سکتا جس کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح ہوں گے بلکہ اس میں ایسے مجدد اور اعلیٰ علماء کا ذکر ہے جو بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہدایت کے لئے کھڑے ہوں گے جن میں سب سے بلند درجہ مجدد دین کا ہے۔

تاریخ اسلام کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوگا کہ اسلام نے ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں بڑے بڑے علماء پیدا کئے ہیں۔ اور ہر وقت پیدا ہوتے رہے ہیں۔ لیکن وہ علماء جن کو اللہ تعالےٰ نے ارشاد و اصلاح کی مسند عطا کی۔ وہ بہت زیادہ نہیں ہیں۔ چنانچہ حضرت عمر بن عبد العزیز۔ حضرت امام اعظم و حضرات امام ثلاثہ رح۔ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رح۔ حضرت امام ابن تیمیہ رح۔ حضرت شیخ اکبر ابن عربی رح۔ حضرت امام غزالی رح۔ حضرت مجدد الف ثانی رح۔ حضرت شاہ ولی اللہ رح۔ حضرت سید احمد بریلوی رح وغیرہم۔ یہ چند ایسی اعلیٰ شخصیتیں اسلام میں ہوئی ہیں کہ ان کے سر پر کانبیاء بنی اسرائیل کا تاج رکھا جا سکتا ہے یہ فہرست جو ہم نے دی ہے مکمل نہیں ہے بلکہ صحابہ کرام رض اور کئی دیگر کئی اعلیٰ درجہ کے علماء بھی ان میں شامل ہیں۔ جن کو اللہ تعالےٰ نے تجدید و احیائے دین کے لئے کھڑا کیا۔ یہی لوگ ہیں جن کو علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل کا درجہ حاصل ہے اور یہ دراصل اللہ تعالےٰ کے اس عظیم الشان وعدہ کی تکمیل ہے۔ جو اس نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ

انا نحن نزلنا الذکر و
انا لہ لحافظون

تحقیق ہم نے یہ ذکر نازل کیا ہے۔ اور ہم ہی اس کے حافظ ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس حدیث کی کیا خوب تشریح فرمائی ہے۔ ملاحظہ ہو آپ اپنے الہام

"خدا کی فیلنگ اور خدا کی مہر
نے کتنا بڑا کام کیا"

کی تشریح کرتے ہوئے حقیقۃ الوحی کے حاشیہ میں فرماتے ہیں:۔

"یہ کس قدر ظلم ہے۔ جو نادان مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ سے بے نصیب ہے۔ اور خود حدیثیں پڑھتے ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں بنی اسرائیل کے مشابہ لوگ پیدا ہوں گے۔ اور ایک ایسا ہوگا کہ ایک پہلو سے نبی ہوگا اور ایک پہلو سے امتی وہی مسیح موعود ہوگا۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۱)

یہ بات کہ موجودہ زمانہ ایک ایسے شخص کا متمنی ہے۔ ہم دو غیر جانبدار حوالے ذیل میں درج کرتے ہیں:۔

"معاملہ اس حد تک بڑھ چکا ہے کہ اس کی اصلاح میرے اور آپ کے بس کی بات نہیں۔ ساری دنیا کے مسلمانوں پر نگاہ ڈالئے کہیں زندگی کے آثار دکھائی نہیں دیتے۔ ہر جگہ تنزل ہر مقام پر پستی۔ ہر شعبے میں انحطاط میں نہیں سمجھتا کہ ان حالات میں تبدیلی پیدا کرنا کسی انسان کے بس کی بات ہے۔ میں تو سمجھتا ہوں۔ کہ اب کوئی رسول ہی آکر انقلاب پیدا کرے تو کرے۔"

(طلوع اسلام مئی ۱۹۵۳ء)

"اکثر لوگ اقامت دین کی تحریک کے لئے کسی ایسے مرد کامل کو ڈھونڈتے ہیں جو ان میں سے ایک ایک شخص کے تصور کمال کا مجسمہ ہو اور جس کے سارے پہلو قوی ہی تو ہی ہوں دوسرے الفاظ میں یہ لوگ دراصل نبی کے طالب ہیں اگرچہ زبان سے ختم نبوت کا اقرار کرتے ہیں۔ اور کوئی اجرائے نبوت کا نام بھی لے دے۔ تو اس کی زبان گدی سے کھینچنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ مگر اندر سے ان کے دل ایک نبی مانگتے ہیں۔ اور نبی سے کم کسی پر راضی نہیں۔"

(ترجمان القرآن بابت ماہ دسمبر و جنوری ۳۲-۳۳ء صفحہ ۴۰۶)

---

# کشتی کو کئے بیٹھے ہیں اللہ کے حوالے

دیکھیں نہ حقارت سے اسے دیکھنے والے
گردوں کی خبر لاتے ہیں مظلوم کے نالے

تثلیث کے مٹتے ہوئے سائے ہیں لرزتے
لو آ گئے توحید کے جاں بخش اُجالے

آنسو جو میری چشم سیہ کار سے ڈھلکیں
اے رحمت باری انہیں دامن میں بسا لے

ہو جاتے ہیں دشمن کی مصیبت پہ بھی بے تاب
انداز ہمارے ہیں زمانے سے نرالے

شہبازوں پہ پھینکی ہیں ممولوں نے کمندیں
انگشت بدنداں نہ ہوں کیوں دیکھنے والے

طوفانِ حوادث سے وہی آج بچے گا
اے نوحِ زماں تو جسے کشتی میں بٹھا لے

طوفان سے درپیش ہے پیکار مسلسل
کشتی کو کئے بیٹھے ہیں اللہ کے حوالے

میر اللہ بخش تسنیم راہوالی

---


## اساتنیوں کی ضرورت

نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کے لئے تین بی۔ ٹی اور ایک ایس۔ وی چار اساتنیوں کی فوری ضرورت ہے۔ ربوہ میں رہائش رکھنے کی خواہشمند معلمات اپنی درخواستیں معہ مصدقہ نقول سرٹیفکیٹ بنام منیجر صاحب نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ ارسال فرمائیں۔ درخواست میں اپنے خاص مضامین درج کریں۔ ایم۔ اے۔ بی ٹی کو نیز بی۔ اے اور بی۔ ٹی میں حساب تاریخ۔ جغرافیہ سائنس وغیرہ مضامین رکھنے والی معلمات کو ترجیح دی جائے گی۔ — بی۔ ٹی کے لئے ابتدائی تنخواہ ۱۳۰ روپے علاوہ الاؤنس ہوگی۔ اور ایس۔ وی کے لئے ۶۰ روپیہ علاوہ الاؤنس۔ رہائش کا انتظام خود کرنا ہوگا۔ ایم۔ اے۔ بی۔ ٹی کو ممکن ہے ۱۳۰ روپے سے زیادہ تنخواہ دی جا سکے۔

منیجر نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ

# ذکرِ حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام

(از محترم قریشی محمد افضل صاحب پٹیالوی)

میری پیدائش ۹ محرم الحرام ۱۳۰۱ھ کو پٹیالہ میں ہوئی۔ فارسی اور طب حکیم شیخ عباد اللہ صاحب پٹیالوی شاہی حکیم سے سیکھی۔ میں نے سب انسپکٹر پولیس کے عہدہ پر ریاست پٹیالہ میں ملازمت اختیار کی۔ پھر ترقی کر کے ٹریننگ سکول کا ہیڈ ماسٹر اور لائن آفیسر ہوا۔ تقریباً سولہ سال ریاست کی ملازمت کی پاداش پر ہجرت کر کے علی پور آباد ہوا۔

جب میری عمر قریباً اٹھارہ سال کی تھی مجھے برادرم شیخ کرم الٰہی صاحب پٹیالوی (امیر جماعت پٹیالہ) سے احمدیت کے متعلق علم ہوا۔ میں نے خواب دیکھا کہ ایک نہایت پاکیزہ صورت بزرگ قعدہ میں بیٹھے ہیں میری طرف بہت غور اور محبت کی نگاہوں سے دیکھ رہے ہیں اور ان کے ساتھ کسی بزرگ کے گھٹنوں تک قدم مبارک نظر آئے۔ اسوقت میرے دل میں ڈالا گیا کہ قعدہ کی صورت میں بیٹھنے والے مرزا غلام احمد صاحب حضرت مسیح موعود ہیں اور قدم مبارک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں۔

میں نے ایک مدرس مولوی عبداللہ خان سے اس خواب کی تعبیر دریافت کی تو انہوں نے فرمایا کہ تمہیں مسیح موعود کے طفیل آنحضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی حاصل ہوگی۔

پھر مجھے دوسری مرتبہ ایک باغ میں جہاں کہ ہر قسم کے پھلوں کے درخت ہیں۔ جن کو تازہ بتازہ پھل لگے ہوئے ہیں وہی بزرگ نظر آئے جو پہلے خواب میں دکھائے گئے تھے۔ انہوں نے میرے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر پوچھا۔ لڑکے تو کہاں ہے میں نے اس کا کوئی جواب نہ دیا۔ اور میں نے دریافت کیا کہ باغ میں جو خوبصورت سنگ مرمر کا مکان ہے کس قیمت کا ہے؟ فرمایا کہ اگر پٹیالہ ہزار دفعہ بھی بکے تو اس کی ایک اینٹ نہیں لگ سکتی اور میری آنکھ کھل گئی۔

ان خوابوں کی وجہ سے قادیان جا کر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کا شوق پیدا ہوا۔ اپنے والد صاحب سے اجازت طلب کی تو انہوں نے انکار کر دیا۔ اس پر میں بہت رویا تو میری والدہ صاحبہ نے (جو مجھ سے بے حد محبت کرتی تھیں) دو بالیاں طلائی دیں کہ ان کو فروخت کر کے قادیان چلے جاؤ چنانچہ میں اگلے روز ان کو پچاس روپے میں فروخت کر کے اور مکرم ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے پرائیویٹ ڈاکٹر) کے ہمراہ بٹالہ پہنچے اور سالم تانگہ کرایہ پر لیا۔ (تاکہ مجھے جو کئی سالوں سے چنبل کی بیماری تھی اس کی وجہ سے زیادہ تکلیف نہ ہو) اور بخیریت قادیان پہنچے۔ مہمان خانہ جو کچی اینٹوں کا تھا۔ اس میں بستر رکھا اور مسجد مبارک کی چھت پر چلے گئے۔ کیونکہ گرمی کی وجہ سے چھت پر نماز پڑھی جاتی تھی۔ نماز مغرب کی آذان احمد نور صاحب کابلی مرحوم نے شاندار اور بلند آواز سے دی۔ کافی انتظار کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے۔ جبکہ حضور لانبے کوٹ پہنے جلدی جلدی تشریف لائے میں چہرہ مبارک نہ دیکھ سکا لوگ آپ کے کوٹ مبارک کو ہاتھ لگا کر چومنے لگے۔ میرے دل میں کچھ بدظنی کے خیالات پیدا ہوئے۔

آدھی رات کو ایک خواب کی بنا پر بدظنی کے یہ خیالات بالکل جاتے رہے۔ اٹھ کر نماز عشاء اور تہجد ادا کی اور صبح کی نماز مسجد مبارک میں پڑھنے گیا۔ امامت حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے کروائی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان کی دائیں جانب کھڑے ہوئے۔ نماز کے بعد لوگ اٹھ اٹھ کر حضور کو دیکھنے لگے۔ میں بھی کھڑا ہونے لگا۔ پھر خیال آتا کہ لوگ معیوب خیال نہ کریں پھر بیٹھ جاتا۔ ایسی اضطراب کی حالت کو دیکھ کر حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے عرض کیا حضور لڑکے کھڑے ہو ہو کر آپ کو دیکھ رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام عصا لے کر کھڑے ہو گئے۔ تاکہ سب لوگ آسانی کے ساتھ دیکھ سکیں۔ جب میں نے حضور کی طرف دیکھا تو یوں محسوس ہوا کہ آفتاب روشن ہو گیا۔ خدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے یہ وہی شخص تھا جس کو میں خوابوں میں دیکھتا رہا جن کا اوپر ذکر کر چکا ہوں۔ اور رات کے بدخیالات سے پشیمان ہو کر بہت روئیا حضور علیہ السلام تھوڑی دیر کھڑے رہے پھر اندر تشریف لے گئے۔ متواتر بارہ دن قادیان ٹھہرا رہا۔

ایک دن میں ظہر کی سنتوں میں رو رہا تھا کہ مجھے حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے دیکھ کر پوچھا۔ لڑکے تم کیوں روتے ہو۔ جبکہ خدا تعالیٰ ستار اور غفار ہے۔ اور اتنی تھوڑی عمر میں تو نے کوئی گناہ کئے ہیں ہمیں دیکھو ہم پرانے ہو گئے ہیں۔ خدا سے ناامید نہیں ہونا چاہیئے ایسا نہ ہو کہ زیادہ رونے سے آنکھیں ضائع ہو جائیں۔ میں نے کہا کہ میری طبیعت ہی ایسی ہے کہ جلد رقت آجاتی ہے۔ نیز میں نے عرض کیا کہ میری بیعت کوئی نہیں لیتا۔ میں پندرہ دن سے آیا ہوا ہوں۔ حضرت مولوی صاحب نے فرمایا کہ آج مغرب کے وقت حضرت صاحب کے پاس بیٹھ جانا اور میں بیعت کروا دوں گا۔ چنانچہ شام کی نماز کے بعد حضور علیہ السلام بیٹھے تو ایک پاؤں حضور کا میں اور دوسرا ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب دبانے لگے۔ اور مولوی صاحب نے عرض کیا کہ حضور! یہ لڑکے پٹیالہ سے آئے ہیں حضور ان کی بیعت قبول فرمائیں آپ نے فرمایا۔ لاؤ۔ میرا دایاں ہاتھ جس پر چنبل کی بیماری کا زور تھا۔ حضور علیہ السلام نے پکڑ لیا۔ اور ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب اور دیگر دوستوں نے بھی بیعت کی۔ حضورؑ نے میرے زخمی ہاتھ کو پکڑا تو ایک تو تکلیف کی وجہ سے اور دوسرے رقیق القلب ہونے کی وجہ سے میں رو تا رہا۔ جب روئی تو حضور خاموش ہو جاتے جب میں خاموش ہو جاتا تو حضور بیعت کے الفاظ دہراتے آخر پر دعا کی۔ مجھے خیال آیا کہ یہ چنبل کی بیماری اب ختم ہو جائے گی کیونکہ خدا تعالےٰ کے عظیم الشان بندہ نے اس میں برکت دی ہے۔ چنانچہ جب میں واپس پٹیالہ گیا۔ تو چنبل بالکل ختم ہو گئی۔

الحمد للہ علی ذالک

اگلے دن حضور علیہ السلام نچلے مکانات کو دیکھنے آئے جن کی مرمت اور تعمیر ہو رہی تھی۔ تو ایک شخص عبدالحق نامی نے جو آریہ مذہب ترک کر کے مسلمان ہوا تھا۔ اور تین ماہ سے قادیان میں ٹھہرا ہوا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کہا کہ حضور رات میں نے پٹیالہ کے لڑکوں کے ساتھ حضور کی بیعت کر لی ہے تو حضور نے اسے مخاطب کر کے فرمایا صاحب! میرا رستہ دشوار گزار اور کانٹے دار جھاڑیوں سے پُر ہے۔ آپ کو استقلال حاصل کرنا چاہیئے اس نے کہا حضور مجھے بڑا استقلال ہے پھر حضور نے ایک بادشاہ کا قصہ سنایا کہ اسے مٹی کھانے کی عادت تھی۔ کافی حکیم اس کا علاج کر چکے مگر ناکام رہے۔ آخر ایک نوکر نے کہا بادشاہ سلامت! میں آپ کا علاج کر سکتا ہوں تو بادشاہ نے کہا کہ تم اتنی دیر کیوں خاموش رہے تم بھی علاج کرو۔ نوکر نے کہا مجھے یہ بتائیں کہ کیا آپ بادشاہ ہیں۔ بادشاہ نے کہا کہ میرے بادشاہ ہونے میں کسی کو شک ہے۔ نوکر نے کہا کہ تین ہٹیں مشہور ہیں۔ راج ہٹ۔ بال ہٹ تریا ہٹ۔ اگر آپ بادشاہ ہیں اور آپ کی ہٹ ہے تو مٹی کھانی چھوڑ دیں۔ بادشاہ نے کہا کہ بس اب مٹی چھوڑ دی۔ چنانچہ اس نے اپنے اندر استقلال قائم کر کے مٹی کھانے کی

## کلماتِ طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

## انسان ابدال کیسے بنتا ہے

"دیکھو۔ جس جس قدر انسان تبدیلی کرتا جاتا ہے۔ اسی قدر وہ ابدال کے زمرہ میں داخل ہوتا جاتا ہے۔ حقایق قرآنی نہیں کھلتے۔ جب تک ابدال کے زمرہ میں داخل نہ ہو۔ لوگوں نے ابدال کے معنے سمجھنے میں غلطی کھائی ہے۔ اور اپنے طور پر کچھ کا کچھ سمجھ لیا ہے۔ اصل یہ ہے کہ ابدال وہ لوگ ہوتے ہیں، جو اپنے اندر پاک تبدیلی کرتے ہیں۔ اور اس تبدیلی کی وجہ سے ان کے قلب گناہ کی تاریکی اور زنگ سے صاف ہو جاتے ہیں۔ شیطان کی حکومت کا استیصال ہو کر اللہ تعالےٰ کا عرش انکے دل پر ہوتا ہے۔ پھر وہ رُوح القدس سے قوت پاتے اور خدا تعالےٰ سے فیض پاتے ہیں۔ تم لوگوں کو میں بشارت دیتا ہوں کہ تم میں سے جو اپنے اندر تبدیلی کریگا وہ ابدال ہے انسان اگر خدا کی طرف قدم اٹھائے تو اللہ تعالیٰ کا فضل دوڑ کر اس کی دستگیری کرتا ہے"

(ملفوظات صفحہ ۴۰۸-۴۰۹)

عادت کو کلیتاً ترک کر دیا۔ حضور نے فرمایا معمولی سے معمولی کام کے لئے استقلال کی ضرورت ہوتی ہے پھر حضور بالاخانہ میں تشریف لے گئے۔ وہ مولوی عبدالحق ہمارے ساتھ پٹیالہ گیا ہم نے اس کا کرایہ ادا کیا۔ پٹیالہ میں میرے مکان پر بستر وغیرہ رکھ کر چلا گیا۔ اس نے اگلے روز آدمی بھجوا کر بستر منگوا لیا۔ اور ایک جلسہ عام میں ارتداد کا اعلان کر دیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فراست اور بصیرت ایسی تیز تھی۔ کہ انسان کو دیکھ کر اس کی طبیعت کا بہتر اندازہ لگا لیتے تھے۔

ایک دفعہ میں جلسہ سالانہ پر قادیان گیا معلوم ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سیر کو تشریف لے جائیں گے۔ صبح کے وقت حضور کے مکان کے باہر کافی لوگ منتظر تھے۔ چنانچہ حضور تشریف لائے اور حضور کے ساتھ چھ سات سو آدمی ہو گئے۔ ریتی چھلے کے قریب ہوا تیز ہو گئی تو غبار اڑنے لگا۔ کسی نے مشورہ دیا کہ حضور سیر کو تشریف نہ لے جائیں یہاں بیٹھ کر لوگوں سے مصافحہ کر لیا جائے۔ چنانچہ بڑھ کے نیچے بیٹھ گئے اور منتظمین نے دو رویہ لائن بنا کر مصافحہ کا انتظام کر لیا۔ چار اصحاب یعنی حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ اور جناب مولوی محمد علی صاحب مرحوم اور خواجہ کمال الدین صاحب اور مولوی صدرالدین صاحب کھڑے ہو گئے۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے۔ کہ سیر میں بھی حضور کو تکلیف دیتے ہیں۔

اس پر حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ نے فرمایا کہ "لوگ بھی کیا کریں تیرہ سو برس کے بعد انہوں نے نبی دیکھا ہے۔" ان احباب نے اس وقت کوئی اعتراض نہیں کیا کہ حضور نے تو نبی ہونے کا دعویٰ ہی نہیں کیا اور یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ یہ واقعہ میں نے حضرت مفتی صاحب سے بھی بعد میں ذکر کیا اور انہوں نے تسلیم کر دیا تھا۔

ایک جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ہم قادیان گئے۔ تو اس وقت کھانے کا یہ انتظام تھا کہ ہر شخص لنگر خانہ جا کر روٹی کھاتا تھا۔ میں اور ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب مہمان خانہ میں ایک دو دفعہ گئے مگر کثرت مہمانوں کی وجہ سے کوئی جگہ نہ مل سکی۔ اس پر ہم واپس آ گئے اور دودھ وغیرہ پی کر سو گئے۔ آدھی رات کو دو بجے کا وقت ہوگا کہ حضرت صاحب کے نوکر لمپ ہاتھ میں لئے آئے اور کہنے لگے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا ہے کہ تیرے مہمان خانہ میں بہت سے دوست بھوکے ہیں ان کو روٹی کھلاؤ۔ آپ بھی مہمان خانہ چلیں تاکہ آپ کو روٹی کھلائی جائے۔ بہت سے لوگ گئے مگر میں بوجہ غلبہ نیند کے نہ گیا۔

جلسہ سالانہ کے دنوں میں میں اور ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب قادیان گئے ہوئے تھے مسجد اقصیٰ میں جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔ ہم ذرا دیر سے پہنچے بھیڑ کی وجہ سے صحن میں ہم کو بڑی مشکل سے جگہ ملی۔ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منتظر تھے۔ حضور تشریف لائے اور میرے اور ڈاکٹر صاحب کے درمیان آ کر حضور نے سنتوں کی نیت باندھی۔ ہمارے دل خوشی سے بھر گئے کہ حضور تو ہمارے پاس ہی آ گئے۔ سنتیں ادا کرنے کے بعد حضور مسجد کے اندر تشریف لے گئے اور کھڑے ہو کر تقریر شروع کی حضور نے یہ الفاظ پنجابی زبان میں فرمائے کہ

بڑے شہروں میں جا کر دیکھو لوگ بھاگتے پھرتے ہیں۔ دنیا کے کاموں کے لئے دنیا طلبی بہت بڑھ گئی ہے۔ اور خدا کی رضا کی خواہش معدوم ہو گئی ہے۔

یہ الفاظ میرے دل کے اندر نشتر کی طرح اتر گئے۔ اور مجھے آج تک یاد ہیں۔ پھر حضور نے فرمایا کہ چوری، زنا، جوئے بازی، شراب پینا کیسے مذموم فعل ہیں مگر سچا دوستانہ تعلق اگر ان میں بھی ہوگا۔ تو چور اپنے دوست کے گھر چوری نہ کرے گا۔ اگر دوستانہ اور سچے تعلق سے ایسے مذموم پیشہ لوگوں سے فائدہ پہنچ جاتا ہے تو خدا تعالیٰ کیا ایسا ہے کہ اس کے ساتھ سچے اخلاص اور سچے دوستانہ اور سچے تعلق سے کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ افسوس تو یہ ہے کہ لوگ خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق قائم نہیں کرتے۔ میں نے دیکھا کہ حضور کی زبان مبارک بیان کرتے کرتے کچھ رک جاتی تھی اور حضور اپنی ران مبارک پر ہاتھ بھی مارتے تھے۔

۱۹۰۵ء میں میں اور ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب قادیان تھے۔ بعد نماز مغرب دو آدمی حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے عرض کرنے لگے کہ ہم فلاں علاقہ سے آئے ہیں۔ ہم دونوں ایک ہی گاؤں کے رہنے والے ہیں۔ ایک دن ہم دونوں نے ایک ہی طرح کا خواب دیکھا وہ یہ کہ ہم کبوتر بن کر مسیح موعود علیہ السلام کی تلاش میں نکلے ہیں۔ اڑتے اڑتے اس مسجد پر آئے اندر دیکھا کہ حضور تشریف فرما ہیں۔ صبح کو ہم نے ایک دوسرے کو خواب سنایا اور اس عجیب توارد پر ہم بہت حیران ہوئے۔ اور باہمی مشورہ کیا کہ مسیح موعود کی اب ہم کو تلاش کرنی چاہیئے چنانچہ ہم نے ہندوستان کی بہت سی جگہ دیکھی ہیں۔ کئی گدی نشینوں کو ملے۔ مگر اس مسجد مبارک اور حضور کا نقشہ کسی جگہ نظر نہ آیا۔ آخر ہم پنجاب آئے تو پتہ لگا کہ ایک شخص نے قادیان میں مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ چنانچہ جب ہم یہاں آئے تو مسجد مبارک اور حضور کا نقشہ بعینہٖ وہی دیکھا جو ہم نے خوابوں میں دیکھا تھا۔ خدا کی قسم جس کے قبضہ میں ہماری جان ہے یہ وہی مسجد ہے جہاں ہم کبوتر بن کر آئے تھے اور حضور وہی وہی مسیح ہیں جو ہم نے مسجد میں دیکھے تھے چنانچہ دونوں نے حضور علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کر لی۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

# تازہ فہرست امدادی رقوم موصولہ حفاظت مرکز ربوہ

(از مورخہ ۲۵/۳/۵۹ تا مورخہ ۲۸/۳/۵۹ء)

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

ذیل میں چندہ امداد درویشان و صدقہ عام و فدیہ رمضان وغیرہ کی تازہ فہرست درج کی جاتی ہے اللہ تعالیٰ ان سب بہنوں بھائیوں کی رقوم قبول فرمائے اور انہیں حسنات دارین سے نوازے اور دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو۔ خاکسار مرزا بشیر احمد ۱۶/۴/۵۹

(۱) بیگم صاحبہ ڈاکٹر کیپٹن عبدالسلام خانصاحب حیدرآباد منجانب ماموں صاحب خود عزیز الدین خانصاحب (افطاری) ۲۰-۰-۰

(۲) " " " (صدقہ عام) ۲۰-۰-۰

(۳) شیخ عبدالرشید صاحب شرما شکارپور سندھ خود " ۵-۰-۰

(۴) اہلیہ صاحبہ " " " ۵-۰-۰

(۵) ڈاکٹر عنایت اللہ صاحب " " ۵-۰-۰

(۶) بیگم صاحبہ کرنل ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب ارباض لاہور " ۵۰-۰-۰

(۷) شیخ دوست محمد صاحب دوکاندار کوٹ مومن سرگودھا " ۵-۰-۰

(۸) والد صاحبہ ناظر علی خانصاحب نمبردار چک ۷ گھیم سنگھ والہ لائلپور " ۱۰-۰-۰

(۹) منیرہ ثروت صاحبہ اہلیہ قریشی محمد یوسف صاحب بریلوی ربوہ۔ (امداد برائے رشتہ داران درویشان) ۱۵-۰-۰

(۱۰) راجہ علی محمد صاحب پنشنر افسر مال گجرات (فدیہ رمضان) ۱۵-۰-۰

(۱۱) چوہدری رحمت علی صاحب چک ۶۵/P رحیم یار خاں " ۵-۰-۰

(۱۲) پیر شیر عالم صاحب گولیکی بذریعہ حمید عالم صاحب سجاد " ۱۰-۰-۰

(۱۳) صدیقین صاحبہ بذریعہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ چک ۵۹ گ ب لائلپور " ۲۰-۰-۰

(۱۴) قاضی بشیر احمد صاحب بھٹی راولپنڈی " ۳۰-۰-۰

(۱۵) خواجہ عبدالرشید صاحب راولپنڈی از طرف والدہ صاحبہ مرحومہ۔ (اہلیہ خواجہ غلام نبی صاحب ڈیرہ دونی مرحوم) (صدقہ عام) ۲۰-۰-۰

(۱۶) اہلیہ صاحبہ رشید احمد محمود صاحب بندر روڈ کراچی (فدیہ رمضان) ۳۰-۰-۰

(۱۷) چوہدری محمد مدد علی صاحب ٹیونیشیا لائنز کراچی " ۲۵-۰-۰

(۱۸) اہلیہ صاحبہ چوہدری محمد شفیع صاحب آبادی حاکم رائے گوجرانوالہ " ۱۵-۰-۰

(۱۹) ملک نصیر احمد صاحب اسلام آباد منٹگمری " ۲۰-۰-۰

(۲۰) عبدالحی صاحب مدرس مڈل سکول ضلع ڈیرہ غازیخاں (امداد برائے رشتہ داران درویشان) ۵-۰-۰

(۲۱) ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب جیکب لائنز کراچی " ۲۰-۰-۰

(۲۲) اہلیہ صاحبہ چوہدری بشیر احمد صاحب پاکستان نیوی کراچی " ۱۵-۰-۰

(۲۳) نصرت قیوم صاحبہ احمدیہ بلڈنگ گوجرانوالہ (صدقہ عام) ۱۰-۰-۰

(۲۴) ڈاکٹر رشید محمد عالی صاحب جام صاحب روڈ سندھ " ۵-۰-۰

(۲۵) چوہدری نورالدین احمد صاحب وحدت کالونی لاہور " ۲۰-۰-۰

(۲۶) " " (امداد برائے رشتہ داران درویشان) ۲۰-۰-۰

(۲۷) والدہ صاحبہ ڈاکٹر محمد احمد خانصاحب بودھامل بلڈنگ لاہور از آنحضرت صلعم و حضرت مسیح موعودؑ۔ (افطاری) ۱۰-۰-۰

(۲۸) بشیر الدین صاحب راہ کینٹ (بلا تفصیل خط لکھا گیا مگر جواب نہیں آیا) ۳۰-۰-۰

(۲۹) امان اللہ صاحب سیال معرفت گیانی عباد اللہ صاحب مینیجر الفضل ربوہ (فدیہ رمضان) ۱۵-۰-۰

(۳۰) ملک غلام نبی صاحب کیمبل پوری حال معرفت حسن محمد صاحب عارف ربوہ (صدقہ عام) ۵-۰-۰

(۳۱) چوہدری محبوب احمد صاحب بذریعہ بھائی محمود احمد صاحب سرگودھا (امداد برائے رشتہ داران درویشان) ۵-۰-۰

( ) عبدالحکیم صاحب ناصر بذریعہ " " " ۵-۰-۰

( ) ماسٹر محمد عمر صاحب انور " " " ۱۰-۰-۰

(بقیہ صفحہ ۸ پر)

**درخواست دعا:** میرے والد چوہدری محمد طفیل صاحب عرصہ سے جوڑوں کی دردوں میں مبتلا ہیں احباب دعائے صحت فرمائیں۔ محمد افضل کریانوالہ

# "ہدایت انسانی کیلئے وحی الٰہی کے تواتر کی ضرورت"

از مکرم قاضی نعیم الدین احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ

169

خدا تعالیٰ خالق ہے۔ اس نے انسان کی جملہ ضروریات کو مہیا کرنا اپنے ذمہ لیا ہے بھوک سے نجات دلانے کو کھانے کی اشیاء مہیا کیں۔ پیاس بجھانے کو پانی پیدا کیا۔ سانس لینے کو ہوا پیدا کی۔ دیکھنے کو روشنی مہیا کی۔ یہاں تک کہ چاند، سورج، زمین بلکہ ساری کائنات کو انسان کی خدمت میں لگا دیا۔ پس جب خدا تعالیٰ نے انسان کے جسم کی جو فانی ہے۔ تمام ضروریات کو پورا کیا ہے۔ تو پھر کس طرح ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ روح کی ضروریات کو پورا نہ کرے۔ جو کہ ہمیشہ رہنے والی ہے۔ پس وحی جو روح کی پیاس کو بجھاتی ہے۔ کس طرح دنیا سے اٹھ سکتی ہے۔ اور روح کا درخت وحی کے بغیر کس طرح ہرا بھرا اور سرسبز و شاداب رہ سکتا ہے۔

جب کبھی زمین پر قحط آجائے اور انسانی جسم کی بھوک کو مٹانے کے سامان نہ ہوں۔ تو انسان خدا کی طرف رجوع کرتا ہے۔ جو اس کا خالق ہے۔ اور وہ اس کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے بارش نازل کرتا ہے۔ تاکہ فصل پیدا ہو اور انسان اپنی بھوک مٹائے۔ تو یہ کس طرح ممکن ہو سکتا ہے کہ جب روحانی قحط کے وقت انسانی نگاہیں آب کوثر کے لئے خدا کی طرف اٹھیں۔ اور خدا اس روحانی پیاس کو دور کرنے کا کوئی انتظام نہ کرے۔ یقیناً خدا تعالیٰ ایسے وقت میں وحی و الہام کی بارش کرتا ہے۔ تاکہ پیاسے انسان پھر سے زندہ ہو جائیں۔

آدم کے زمانہ میں خدا تعالیٰ نے ہدایت انسانی کے لئے وحی نازل کی۔ اور اس کے ذریعہ سے اس وقت کے لوگوں نے نجات حاصل کی۔ پھر اس کے بعد جوں جوں انسانی ذہن بلند ہوتا گیا۔ اور اس کو نئی نئی ضرورتیں پیش آئیں۔ اور انسان پہلی شریعتوں کو ناکافی خیال کرنے لگا۔ اور اس سے عمدہ شریعت کا طالب ہوا۔ تو خدا تعالیٰ نے نئی شریعت بھیجی جو پہلی شریعت سے بہتر تھی۔ اور پھر انسان اس نئی شریعت کو بھی اپنے لئے ناکافی خیال کرنے لگا۔ تو خدا نے اس سے بہتر شریعت ہدایت انسانی کے لئے نازل کی۔ حتیٰ کہ ایک وقت آیا کہ جب انسان نے مزید ترقی کر لی اور ذہنی طور پر بالغ ہو گیا اور اس قابل ہوا کہ کامل ترین شریعت کو برداشت کر سکے۔ تو خدا تعالیٰ نے ایک کامل شریعت بھیجی۔ جس نے تمام انسانی ضرورتوں کو پورا کیا۔ اور اس کے بعد مزید کسی شریعت کی ضرورت باقی نہ رہی۔ اور انسان کو کامل ہدایت کا سامان مہیا ہو گیا۔ لیکن یہاں پر ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب انسانی ہدایت کے لئے کامل شریعت موجود ہے۔ جو جملہ ضروریات کو پورا کر سکتی ہے اور وہ روح کی پیاس کو بجھا سکتی ہے۔ تو پھر مزید وحی کی کیا ضرورت باقی ہے۔؟

سوچنا چاہیئے کہ مذاہب کی تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ ایک کامل ضابطہ حیات کے موجود ہونے کے باوجود حالات اور افراد کی ذہنی صلاحیتوں کے اختلافات مسائل کی تشریح اور استخراج میں بہت سے اختلاف وجود میں آتے ہیں۔ حتیٰ کہ بعض اوقات نبی کی وفات کے بعد ہی ایسے اختلافات پیدا ہو جاتے ہیں کہ ایک جماعت کے کئی فرقے بن جاتے ہیں۔ اور پھر ان فرقوں میں اختلاف کی خلیج وسیع سے وسیع تر ہوتی جاتی ہے۔ ان اختلافات سے کامل شریعت کے کمال کو تو بے شک کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ لیکن یہ ضرور ہوتا ہے کہ اصل سچائی سے انسان دور جا پڑتا ہے۔ جس کے باعث انسان کو ہر وقت ٹھوکر لگنے کا خطرہ لاحق رہتا ہے۔ اور پھر ایسے حالات پیدا ہو جاتے ہیں کہ یہ بگاڑ محض عقل کے بل بوتے پر حل نہیں ہوتے۔ بلکہ انہیں جتنی سلجھانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اتنے ہی یہ مسائل الجھتے چلے جاتے ہیں۔ چنانچہ کسی نے خوب کہا ہے ؎

فلسفی کو بحث کے اندر خدا ملتا نہیں
ڈور کو سلجھا رہا ہے اور سرا ملتا نہیں

ایسے وقت میں ضرورت ہوتی ہے ایک وحی کی جو انسانی عقل کی غلطیوں کو مٹا کر صحیح رستے پر چلا سکے کیونکہ ؎

یہ تو خود اندھی ہے گر نیر الہام نہ ہو

آیئے اب ہم قرآنی شریعت کو لیتے ہیں۔ جو کہ ایک کامل شریعت ہے۔ یہ امر مسلّم ہے کہ قرآن بسم اللہ کی ب سے لے کر والناس کی س تک خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ ہے۔ لیکن اس کے باوجود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد امت میں یہ عقیدہ پیدا ہو گیا کہ قرآن کریم کی بعض آیات یا اس کے بعض احکام منسوخ ہیں۔ یہ ایسا عقیدہ ہے جس سے خدا تعالیٰ کے علیم و خبیر ہونے اور عالم الغیب ہونے پر زد پڑتی ہے۔ لیکن اس کے باوجود علماء میں سے ایک بہت بڑے طبقہ نے اس عقیدہ کو فروغ دیا ہے۔ بلکہ اسی کو عین اسلام قرار دیا ہے۔ دوسرے علماء کا تو کیا ذکر خود مجددین امت میں سے بھی بعض اس کے قائل تھے آخر خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نازل کیا۔ اور آپ نے خدا تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق اس عقیدہ کو غلط قرار دیا۔ اور اس کے نقصانات سے آگاہ کیا ـــ میرے خیال میں اگر اس کام کے سوا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور کوئی کام نہ بھی کرتے۔ تب بھی آپ کے احسان سے ہم تا قیامت سبکدوش نہیں ہو سکتے ـــ پس یہی ضرورت ہے تو از روحی ہدایت انسانی کے لئے ـــ اور یہی مقصد ہے تو از وحی تاکہ انسان اپنے غلط عقائد کو چھوڑ کر صحیح راستے پر گامزن ہو سکے اور خدا تعالیٰ کے قرب کو حاصل کر سکے۔

حضرت مسیح علیہ السلام کی حیات کے مسئلہ کو ہی لیجئے۔ اس سے جس طرح مسلمانوں کو نقصان پہنچا۔ وہ کسی تشریح کا محتاج نہیں۔ حضرت مسیح کی حیات کا مطلب اسلام کی موت ہے بالآخر حضرت مسیح موعود نے خدا کی وحی پا کر مولوں کو صحیح راستہ بتایا۔ کیا اس زندہ دین کے بعد بھی وحی و الہام کے تواتر کی ضرورت ثابت نہیں ہوتی ـــ؟

وحی و الہام کی ضرورت صرف انسانی مشکلات کے لئے ہی نہیں۔ بلکہ خود خدا تعالیٰ کے وجود کو منوانے کے لئے بھی اس کی احتیاج ہے مجرد عقل انسان کو اس مرتبہ تک تو پہنچا سکتی ہے کہ خدا ہونا چاہیئے۔ لیکن خدا ہے کہ مرتبہ پر صرف الہام ہی پہنچا سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے نبیوں کی بعثت کے وقت جس قدر انتشار روحانیت ہوتا ہے۔ وہ اندھی دنیا کے لئے روشنی کے مینار کی حیثیت رکھتا ہے۔ اور یہی وہ وقت ہوتا ہے جب خدا پکار پکار کر اپنی طرف بلاتا ہے۔ اور انسانوں کو اپنے وجود اور اپنی صفات کا ثبوت دیتا ہے۔

پس ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ وہ خالق خدا جو انسانوں کی جسمانی ضروریات کو پورا کرتا ہے۔ وہ روحانی غذا کو مہیا کرنے سے غافل نہیں ہوتا۔ وہ نہیں چاہتا کہ قرآن کی خوبصورت شریعت کو انسانی عقل کے رحم و کرم پر چھوڑ دے۔ جو روحانی بینائی اور اندھے پن میں بھی فرق نہیں کر سکتی ـ وہ خدا جس نے قرآن کو نازل کیا ہے۔ اس نے اس کی لفظی اور معنوی حفاظت کا بھی سامان مہیا کیا ہے۔ کیا یہ امر قابل اعتراض ہے کہ اس نے اس حفاظت کا انتظام کیوں کیا۔ اگر ہم اپنے بنائے ہوئے باغ کی حفاظت کے لئے مالی رکھتے ہیں۔ تو پھر خدا تعالیٰ کے گلشن کے مالیوں پر اعتراض کیوں؟ اعتراض کی گنجائش تو تب ہوتی۔ جب خدا تعالیٰ ایسا انتظام نہ کرتا اور ہم کہتے کہ گلشن کو اجڑنے سے بچانے کے لئے اس نے کوئی مالی کیوں مقرر نہیں کیا۔

اور ایک فضیلت اسلام کو دوسرے مذاہب پر یہ حاصل ہے کہ دوسرے مذاہب کے باغ اجڑ گئے اور پانی نہ ملنے کی وجہ سے خشک ہو گئے۔ لیکن اسلام گلشن کی ہمیشہ وحی الٰہی کے تازہ پانی سے آبیاری ہوتی رہی ہے ـــ اور اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو اسی لئے بھیجا ہے تاکہ آپ اسلام کے گلشن کو خشک ہونے سے بچائیں ـــ اور اسی کے باعث آج بھی اسلام کا گلشن ویسے ہی ہرا بھرا اور سرسبز و شاداب ہے جیسے آج سے چودہ سو سال قبل سرسبز و شاداب تھا۔

خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

# یورپ میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ

## ہالینڈ کے ایک روزنامہ میں اسلام کے متعلق مضمون

مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب انچارج ہالینڈ مشن مطلع فرماتے ہیں کہ:

ہیگ کے ایک روزنامہ Nieuwe Haagsche courant نے اپنی ۲۱ فروری کی اشاعت میں ایک مفصل مضمون زیر عنوان "مشرقی مذاہب کا احیاء" شائع کیا ہے۔ جس میں اس خیال کا ازالہ کیا گیا ہے کہ مشرقی مذاہب مردہ ہو گئے ہیں۔ مضمون نگار نے اسلام کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ مشرقی مذاہب اب از سر نو زندہ ہو رہے ہیں، اور ان کا لے لوگوں کے متعلق یہ خیال کرنا کہ وہ عیسائی مذہب قبول کر لیں گے محض خوش فہمی ہے

مضمون کے آخر میں مضمون نگار نے ایک فوٹو تاج محل کی اور دوسری ہماری مسجد ہیگ میں افتتاح کے موقعہ پر نماز با جماعت کی جس کے ساتھ مندرجہ ذیل تشریحی نوٹ ہے

"یہ فوٹو نماز با جماعت کی کراچی یا بغداد میں کسی نماز کی تقریب کی نہیں بلکہ ہمارے ملک میں ہیگ کی مسجد کی ہے۔ جب کہ اس کا افتتاح ہوا تھا"

"یورپ میں مسلمان دو دفعہ آئے ایک ۷۳۸ء میں جب کہ کارل مارٹل نے ان کا مقابلہ کیا۔ پھر دوسری دفعہ ۱۵۲۹ء میں جبکہ وہ وی۔ آنا کے دروازہ تک پہنچ گئے۔ اس وقت بھی انہیں طاقت کے ساتھ پیچھے دھکیل دیا گیا۔ لیکن اس زمانہ میں وہ دوسرے دروازے سے داخل ہوئے ہیں اور انہیں کسی لشکر اور فوج سے مقابلہ نہیں کرنا پڑا۔ ہاں ان کا مقابلہ اس دفعہ اہل یورپ کے قلوب سے ہے۔ جو صداقت کی روح سے خالی ہیں اور زندگی کی کوئی خاص جھلک ان میں بھی نظر نہیں آتی"

مرسلہ کالت تبشیر ـ ربوہ)

# حصہ آمد کے بقایا دار احباب توجہ فرمائیں

## یہ مالی سال کا آخری مہینہ ہے

صدر انجمن احمدیہ پاکستان کا مالی سال رواں ۳۰ اپریل ۵۹ء کو ختم اور یکم مئی سے نیا مالی سال شروع ہو رہا ہے اس لئے حصہ آمد کے بقایا دار احباب کو اس سے پہلے پہلے اپنے بقائے ادا کر دینے چاہئیں تاکہ نہ صرف حصہ آمد کا منظور شدہ بجٹ آمد پورا ہو جائے بلکہ اس سے بھی زائد وصولی ہو جائے۔ حصہ آمد کے بقائے دار عموماً تین قسم کے دوست ہیں۔

ایک وہ احباب ہیں جن کا حساب خدا کے فضل سے ۳۰ اپریل ۵۸ء تک صاف ہے مگر سال رواں میں ان کی طرف سے گذشتہ سال کی نسبت کم وصولی ہونے کی وجہ سے وہ بظاہر بقائے دار معلوم ہو رہے ہیں۔ چونکہ ان کی اصل آمد سال رواں کے معلوم کرنے کا ابھی وقت نہیں آیا۔ مگر وہ اپنی اصل آمد کو خود جانتے ہیں۔ اس لئے اس کیفیت کو بھی خود ہی بہتر جانتے ہیں کہ آیا ان کا حساب اس سال کا بھی صاف ہے یا وہ تھوڑے بہت بقایا دار ہیں۔ اگر ان کے ذمہ کچھ بقایا ہے تو ۳۰ اپریل تک اپنے واجب الادا بقائے کو ادا کر کے اللہ تعالےٰ کے حضور سرخرو ہو جائیں۔

دوسرے وہ دوست ہیں جن کا حساب نہ پچھلے سال کا صاف ہے اور نہ اس سال کا۔ یعنی پچھلے سال بھی وہ بقایا دار تھے اور اس سال ان کے بقایا میں مزید اضافہ ہو گیا ہے۔ مگر وہ اپنی رفتار پر مطمئن ہیں۔ نہ تو بقائے کو ادا کرتے ہیں اور نہ ہی اس کی ادائیگی کے لئے مہلت یا اقساط مقرر کرتے ہیں۔ ایسے احباب کو خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ ان کو کوشش کرنی چاہئے کہ نہ صرف سال رواں کا بقایا ادا کریں۔ بلکہ گذشتہ سال کے بقائے کو بھی کم سے کم کرنے کے لئے اپنے ایثار اور قربانی کا مظاہرہ کریں۔

تیسرے وہ احباب ہیں جنہوں نے اپنے گذشتہ سالوں کے بقایوں کو ادا کرنے کے لئے ماہوار اقساط مقرر کی ہوئی ہیں۔ ان میں سے وہ احباب جن سے اقساط کی باقاعدہ ادائیگی سے کچھ غفلت ہوئی ہے ان کو بہت ہی زیادہ ہوشیار ہونے کی ضرورت ہے۔ حصہ آمد باقاعدہ ادا کرتے رہنے کے لئے ایک عہد انہوں نے اس وقت کیا تھا جب انہوں نے وصیت لکھی تھی اور دوسرا عہد انہوں نے اس وقت کیا جب انہوں نے بقائے کی ادائیگی کے لئے اقساط مقرر کیں۔ ان سے میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ بار بار عہد کرنا اور اسے توڑنا مومن کی شان سے بعید ہے۔ چاہئے کہ ایسے دوست ۳۰ اپریل تک اس سال کے پورے حصہ آمد کے ساتھ بقائے میں سے ان اقساط کی رقم بھی ادا کریں جو وہ پہلے ادا نہیں کر سکے تاکہ کم سے کم ان کا دوسری مرتبہ کیا ہوا عہد پورا ہو جائے۔

اللہ تعالےٰ ہم میں سے ہر ایک کو اپنے عہد کو پورا کرنے اور اپنے فرض سے سبکدوش ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

---

## زکوٰۃ اور تاجر احباب

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز آیت رجالٌ لا تلھیھم تجارۃ ولا بیعٌ عن ذکر اللہ واقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ ..... الخ کی تفسیر میں ایک تاجر کی مثال دیتے ہوئے جو زکوٰۃ کے روپے کو ایک گھڑے میں بند کر کے اس پر دو چار سیر گیہوں ڈال کر کسی ملاں کے ہاں فروخت کر کے اسے پھر اپنے پاس رکھ لیتا تھا فرماتے ہیں:

"ہماری جماعت میں خدا تعالےٰ کے فضل سے اس قسم کے لوگ تو نہیں مگر ابھی ہماری جماعت میں لوگ پوری احتیاط سے زکوٰۃ ادا نہیں کرتے۔ بالخصوص تاجروں میں زکوٰۃ کے معاملہ میں بہت بڑی کوتاہی پائی جاتی ہے۔ حالانکہ زکوٰۃ کے متعلق اسلامی شریعت میں اتنے شدید احکام پائے جاتے ہیں کہ صحابہؓ کا فیصلہ یہ ہے کہ جو شخص زکوٰۃ ادا نہ کرے وہ مسلمان ہی نہیں رہتا۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ اول صفحہ ۳۳۹) ناظر بیت المال

---

## اقتباسات درثمین فارسی

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فارسی منظوم کلام درثمین کے اقتباسات مشتمل بر سو صفحات نہایت عمدہ کتابت و طباعت کے ساتھ سفید اعلیٰ کاغذ پر شائع کئے گئے ہیں۔ جن کے پڑھنے سے فارسی دان احباب پر ایک وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ یہ بہترین تحفہ احباب اپنے دوستوں کو بھی پیش کر سکتے ہیں۔ مجالس اور ارکان کو چاہئے کہ مجلس مرکزیہ انصار اللہ ربوہ سے یہ رسالہ فی سینکڑہ ۲۳ روپے کے حساب سے طلب فرمائیں۔ ایک نسخہ کی قیمت ساڑھے پانچ آنے ہوگی۔

(قائد اصلاح وارشاد انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

---

# لاہور میں تربیتی کلاس کا انعقاد

## مجالس خدام الاحمدیہ لاہور ڈویژن متوجہ ہوں

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے زیر اہتمام ایک تربیتی کلاس کے انعقاد کا پروگرام بنایا گیا ہے۔

— یہ کلاس صرف ایک ہفتہ کے لئے جاری کی جائے گی۔ اور ماہ مئی ۵۹ء کے اوائل یعنی ۳ مئی ۵۹ء اتوار کے روز سے شروع ہو کر ۹ مئی ۵۹ء ہفتہ کے روز ختم ہو گی۔

— اس کلاس کا پروگرام نہایت مفید اور دلچسپ بنایا گیا ہے جو اپنی نوعیت کے اعتبار سے بالکل انوکھا اور منفرد ہو گا۔

— جماعت کے متعدد سربرآوردہ احباب کو اس کے لئے مدعو کیا گیا ہے۔

— مرکز سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ سے بعض چوٹی کے علماء کی آمد متوقع ہے۔

— اس کلاس کے علاوہ دوسرے پروگرام کے قرآن کریم اور احادیث کا درس سبقاً سبقاً دیا جائیگا۔

— قائدین لاہور ڈویژن سے استدعا ہے کہ وہ اپنی اپنی مجالس میں تحریک کر کے خدام کو اس میں شمولیت کے لئے تیار کریں — اور جو دوست شریک ہونا چاہیں ان کے ناموں سے ۲۵ اپریل ۵۹ء تک مطلع فرمائیں تاان احباب کی رہائش اور خورد و نوش کا انتظام بطریق احسن کیا جا سکے۔

قائد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور — معرفت:۔ دی سائیکل ہاؤس ہال گنج لاہور

---

## تعلیمی کمیٹیاں قائم کی جائیں

امراء و پریذیڈنٹ صاحبان جماعتہائے احمدیہ کی توجہ پھر اس طرف مبذول کی جاتی ہے کہ وہ مقامی طور پر تعلیمی کمیٹیاں اپنی نگرانی میں قائم کریں جس کے سیکرٹری مقامی سیکرٹری تعلیم ہوں۔ آجکل چونکہ میٹرک کے امتحانات ختم ہو چکے ہیں اور ایف اے۔ بی۔ اے وغیرہ کے شروع ہو رہے ہیں۔ اس لئے والدین اور طلباء کی آئندہ تعلیم کے لئے مناسب رہنمائی ضروری ہے۔ کیونکہ بغیر صحیح لائن پر تعلیم حاصل کرنے کے نئی پود کی زندگی اور والدین کے اخراجات کے ضائع جانے کا احتمال ہے۔ اس کے متعلق نظارت کو باخبر رکھنا چاہئے کہ مقامی تعلیمی کمیٹی نے کیا کارروائی کی ہے۔

(ناظر تعلیم)

---

## انصار اللہ مضمون نویسی کی طرف توجہ فرمائیں

اس سال کے پروگرام میں یہ بات بھی مقرر ہے کہ اراکین انصار اللہ کو خاص طور پر مضمون نویسی کی طرف متوجہ کیا جائے۔ بہت سے اراکین ہیں۔ جو اس سلسلہ میں نہایت مفید کام کر سکتے ہیں۔ مگر توجہ نہ ہونے کے باعث وہ اس ثواب سے محروم ہیں۔ ایسے تمام احباب سے درخواست ہے کہ ہم حضرت سلطان القلم علیہ السلام کی جماعت ہیں۔ اس لئے تحریر کے کام کی طرف ہماری خاص توجہ ہونی چاہئے۔

جو احباب اس تحریک میں شمولیت فرمائیں اور اس بارے میں انصار اللہ مرکزیہ کی قیادت اصلاح وارشاد سے مشورہ لینا چاہیں وہ بذریعہ خط مطلع فرمائیں۔ قیادت مرسلہ مضامین کی اصلاح کر کے انہیں اشاعت کے قابل بنانے کی بھی کوشش کرے گی۔ بہرحال انصار اللہ کو اس طرف جلد اور خاص توجہ کرنی چاہئے۔

اس سال کے دوران میں ایک انعامی تحریری مقابلہ بھی ہوگا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

(قائد اصلاح وارشاد انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

---

## انصار اللہ کے استفسارات کے جواب

مجلس مرکزیہ انصار اللہ کے فیصلہ کے مطابق قیادت اصلاح وارشاد انصار اللہ کی ذمہ داری ہے کہ اراکین مجالس کو جو سوالات درپیش ہوں یا دوسرے احباب ان سے جو سوال دریافت کریں ان کے جوابات احباب کو پہنچائے۔

اس لئے مجالس انصار اللہ اور اراکین کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے پیش آمدہ سوالات دفتر مرکزیہ انصار اللہ میں بھجوا کر ان کے جوابات حاصل کر سکتے ہیں۔

(قائد اصلاح وارشاد انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

---

**درخواست دعا:** خاکسار کی ہمشیرہ مریم بی بی عرصہ سے بیمار ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (ہارون رشید متعلم نورتھ ایسٹ فضل عمر ہوسٹل ربوہ)

# وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ)

**نمبر ۱۳۲۱۹** منکہ ہاجرہ بیگم بنت عبدالرزاق صاحب کنتور زوجہ چوہدری مبارک علی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۲ء ساکن قادیان ضلع گورداسپور پنجاب۔ حال احمدیہ مسلم مشن ۵۔ البرٹ وکٹر روڈ بنگلور سٹی۔ صوبہ میسور سٹیٹ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱ اگست ۱۹۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

(۱) حق مہر بذمہ خاوند ۲۵۰۰

(۲) زیور طلائی مالیتی ۱۷۰۰ کل میزان ۴۲۰۰

(۳) متذکرہ بالا جائیداد کے علاوہ اس وقت میری کوئی آمد نہیں ہے۔ اور میرا گزارہ میرے خاوند چوہدری مبارک علی صاحب مبلغ سلسلہ کے ذریعہ ہو رہا ہے۔ چنانچہ متذکرہ بالا رقم مبلغ چار ہزار دو صد روپے پر ۱/۱۰ حصہ حساب سے مبلغ چار صد بیس روپے چندہ ادا کرونگی جس کی صورت یہ ہوگی۔ کہ میرے خاوند مسمی چوہدری مبارک علی صاحب اپنے وظیفہ سے مبلغ دو روپیہ ماہوار میری وصیت کے حساب میں ادا کرتے رہینگے۔ ان کی تحریر لف ہذا ہے

(B) میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ تو اس پر بھی ۱/۱۰ کے حساب سے وصیت کرتی ہوں۔ نیز صدر انجمن احمدیہ میرے مرنے کے بعد ایسی جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک ہوگی۔

(C) میری زندگی میں بھی اگر متذکرہ بالا جائداد کے علاوہ میری کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ بنی۔ تو اس کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ اور بہشتی مقبرہ کو باقاعدہ دیتی رہوں گی۔

الامتہ: ہاجرہ بیگم اہلیہ چوہدری مبارک علی مبلغ سلسلہ احمدیہ بمعرفت احمدیہ مسلم مشن ۵۔ البرٹ وکٹر روڈ بنگلور سٹی ۲۱/۵۸ حال نزیل النادر

گواہ شد: مبارک علی انسپکٹر بیت المال و مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ ۵۔ البرٹ وکٹر روڈ بنگلور سٹی ۲۱/۵۸ حال نزیل النادر

گواہ شد: عبدالحی ولد عبدالرزاق کنتور ساکن لاٹ گڑھ بمعرفت دی نیو۔ انگلش سکول۔ ڈاک خانہ النادر۔ ضلع دھارواڑ میسور سٹیٹ ۲۱/۵۸

**نمبر ۱۳۱۸۲** منکہ سعیدہ بیگم زوجہ ممتاز احمد ہاشمی قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰-۶-۵۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ حق مہر بذمہ خاوند ۵۰۰/- روپیہ زیور۔ پنڈل ایک عدد طلائی وزنی ۱۱ ماشہ ایک رتی۔ دو عدد انگوٹھیاں طلائی وزنی ۷ ماشہ ۷ رتی۔ کانٹے طلائی وزنی نصف تولہ

۲۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خواہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی

۳۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی

۴۔ اس وقت میری ماہوار آمد کوئی نہیں ہے ۲ جون ۵۸ء

الامتہ: سعیدہ بیگم — گواہ شد: عبدالقادر دہلوی موصی ۶۶۸۹ درویش قادیان۔

گواہ شد: ممتاز احمد ہاشمی سیکرٹری وصایا وصیت ۱۰۶۹۳ و کل صدر انجمن قادیان خاوند موصیہ

**نمبر ۱۳۲۰۵** منکہ عبداللطیف ولد عبدالرحمن قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور۔ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ۔ آج بتاریخ ۱۷/۵ کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری جائیداد موجودہ کوئی نہیں ہے۔ میں اس وقت صدر انجمن احمدیہ قادیان کا ملازم ہوں مجھے اس وقت مبلغ ۵۲/- روپے ماہوار وظیفہ ملتا ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میری جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ جو بھی میری وفات کے وقت ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی اور جائداد پیدا کروں یا مجھے کسی اور ذریعہ سے ملے۔ اسکے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے۔

العبد: عبداللطیف دیہاتی مبلغ ۱۱/۵۸

گواہ شد: فتح محمد کارکن دفتر بہشتی مقبرہ قادیان موصی ۱۰۰۲۹۔ گواہ شد: سکندر حال ولد لال خاں کارکن وکالت المال قادیان موصی ۱۰۶۳۲ ۱۲/۵۸

ضلع گورداسپور ۱۲/۵۸

## درخواست دعا

مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب انسپکٹر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا بچہ عزیز حبیب اللہ بخار اور خسرہ کی وجہ سے زیادہ بیمار ہے۔ احباب کرام اور بزرگان سلسلہ عزیز کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز عزیز کی والدہ بھی بیمار ہے اسکے لئے بھی درخواست دعا ہے

(محمد شریف ربوہ)

---

ریجنل ڈیسٹرکٹ ریلوے لاہور ڈویژن

# ٹنڈر نوٹس

زیر دستخطی کو مندرجہ ذیل کام کے لئے نظر ثانی شدہ شیڈول ریٹ پر مبنی شرح فیصد نرخ کے سربمہر ٹنڈرز ۲۳ اپریل ۱۹۵۹ء کے ساڑھے بارہ بجے دوپہر تک مقررہ فارموں پر مطلوب ہیں۔ یہ فارم اس دفتر سے ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے ۲۳ اپریل کے ساڑھے گیارہ بجے تک حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ ٹنڈر اسی روز ساڑھے بارہ بجے سب کے سامنے کھولے جائیں گے۔

| نوعیت کام | تخمینہ لاگت | زرضمانت بوقت دینے ٹنڈر پے ماسٹر این ڈبلیو آر لاہور کے پاس جمع کرانا ہوگا۔ | عرصہ تکمیل کام |
|---|---|---|---|
| (۱) ۵۸-۵۹ء کے سیلاب کے نقصان زدہ کاموں کے سلسلہ میں آئی او ڈبلیو/ P ۹ ۹ کے تحت پرانے پول ایکسٹنگ سائٹ کے قریب جی۔ ٹی روڈ کے میل ۲/۶-۷ پر Dpam نہر کے درمیان متروکہ قطار بندی پر مجوزہ حفاظتی بند کی تعمیر | روپے ۴۰۰۰۰/- | روپے ۸۰۰/- | دو ماہ |

(۲) وہ ٹھیکیدار جن کے نام اس ڈویژن کی منظور شدہ فہرست میں درج نہ ہوں ان کے لئے بہتر ہے کہ وہ ٹنڈر داخل کرنے سے قبل ۲۳ اپریل ۱۹۵۹ء تک داخلے کے کاغذات یعنی اپنی مالی پوزیشن اور تجربہ کے متعلق سندات لا کر اپنے نام رجسٹر کرالیں (۳) تفصیلی شرائط و دیگر کوائف اور نرخوں کا نظر ثانی شدہ شیڈول زیر دستخطی کے دفتر میں ایام کار میں سے کسی روز بھی آ کر دیکھا جا سکتا ہے۔ یہ امر ٹھیکیداروں کے اپنے مفاد میں ہے کہ وہ زرضمانت ۲۳ اپریل ۱۹۵۹ء سے قبل ڈویژنل پے ماسٹر این ڈبلیو آر لاہور کے پاس جمع کرا دیں۔ ریلوے کا محکمہ اس بات کا پابند نہیں ہے کہ وہ کم سے کم لاگت کا یا کوئی ٹنڈر منظور کرے۔ شرح فیصد نرخ کامل اعداد میں درج کیا جائے کسور پر مشتمل نرخ مسترد کئے جا سکیں گے۔

(ڈویژنل پے ماسٹر این ڈبلیو۔ آر لاہور)

---

**نمبر ۱۳۲۲۳** رحمت اللہ غوری ولد محمد اسمٰعیل صاحب غوری۔ قوم غوری پیشہ تجارت عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن یادگیر۔ ڈاکخانہ یادگیر ضلع گلبرگ صوبہ کرناٹک میسور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ اگست ۱۹۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ بروز جمعۃ المبارک۔

(۱) اس وقت میری کوئی جائیداد غیر منقولہ اور منقولہ نہیں ہے۔ صرف پارچہ جات وغیرہ قیمتی جملہ پانچ سو روپیہ کی ہیں۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔

(۲) میری اس وقت آمد ماہوار اندازاً ڈیڑھ سو روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی آمد کو میں ماہوار ادا کرتا رہوں گا۔ اگر میری آمد اس سے زائد ہو جائے گی تو اس کے مطابق ۱/۱۰ حصہ ادا کیا کروں گا۔

(۳) جو رقم میں اپنی زندگی میں وصیت ادا کر دوں وہ میرے حصہ جائیداد میں سے منہا کی جائے گی۔

(۴) میری وفات کے وقت جو میری جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مستحق ہوگی

العبد: رحمت اللہ غوری محلہ احمدیہ یادگیر۔

گواہ شد: محمد الیاس احمدی کارخانہ چاند مارک بیڑی

گواہ شد: محمد اسمٰعیل وکیل یادگیر۔

**نمبر ۱۳۲۲۴** رشیدہ بیگم بنت محمد اسمٰعیل صاحب غوری۔ قوم غوری پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن یادگیر۔ ڈاکخانہ یادگیر ضلع گلبرگ صوبہ میسور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ اگست ۱۹۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ بروز جمعۃ المبارک۔

(۱) میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ البتہ زیورات طلائی پندرہ تولے قیمتی ایک ہزار پانچ سو روپیہ سکہ ہند ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔

(۲) میری اس وقت کوئی ماہوار آمد نہیں البتہ ایک روپیہ ماہوار میں اپنے والدین سے حاصل کر کے چندہ دیا کروں گی۔

(۳) جو رقم میں اپنی زندگی میں ادا کروں گی وہ میری وصیت حصہ جائیداد سے منہا ہوگی۔

(۴) میری وفات کے وقت جو میری جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی بھی میں وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔

تفصیل زیورات: چندن ہار سونیکا ۸ تولہ کرن پھول ایک تولہ سونے کا۔ گلے کا کنٹھی سونیکا ۳ تولہ۔ لاکٹ سونے کا ۶ ماشہ۔ کوٹے سونے کے ارھائی تولہ۔ اس طرح جملہ ۱۵ تولہ سونے کا

گواہ شد: رشیدہ بیگم محلہ احمدیہ یادگیر۔

گواہ شد: احمدی بیگم (والدہ موصیہ) صدر لجنہ اماء اللہ جماعت احمدیہ یادگیر۔

گواہ شد: رحمت اللہ غوری محلہ احمدیہ یادگیر

گواہ شد: محمد اسمٰعیل وکیل یادگیر۔

گواہ شد: محمد الیاس احمدی (چاند مارک بیڑی)

**تریاق سل** - سل - دق - دائمی نزلہ - کھانسی - عام کمزوری کا بے نظیر علاج
قیمت ایک ماہ کورس -/۱۰ Rs
تیار کردہ: دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ - ربوہ

# ایک سال تک تین سو دیہات کو بجلی مہیا کر دی جائے گی

## پانی اور بجلی کے ترقیاتی ادارہ نے سکیم کی منظوری دے دی

لاہور ۱۸ اپریل۔ مغربی پاکستان کے پانی اور بجلی کے ترقیاتی ادارے نے ایک سکیم کی منظوری دے دی ہے۔ جس کے مطابق ایک سال تک تین سو دیہات کو بجلی مہیا کر دی جائے گی۔

مسٹر غلام فاروق نے اس سے پیشتر اس منصوبے کے بارے میں چیف انجینئر اور ان کے تین نائبوں سے تبادلۂ خیالات کیا تھا۔ جو شمالی، وسطی اور جنوبی علاقوں کے انچارج ہیں، معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ مسٹر غلام فاروق نے اندازہ لگایا ہے کہ یہ منصوبہ اسی ساز و سامان سے پایۂ تکمیل کو پہنچایا جا سکتا ہے۔ جو اس وقت ادارے کے پاس ہے۔ یہ دیہات سیالکوٹ، گوجرانوالہ، لائلپور، شیخوپورہ، لاہور، ملتان، بہاولپور، رحیم یار خاں، بہاولنگر اور جھنگ کے اضلاع میں واقع ہیں، اس سکیم کی تکمیل کے لئے گیارہ سو میل لمبی کے وی لائن اور پانچ میل لمبی معمولی دباؤ کی لائن لگانی پڑے گی، جس پر دو کروڑ تیس لاکھ روپیہ خرچ آنے کا امکان ہے۔ اس میں سے ایک کروڑ اسی لاکھ روپیہ کا درآمدی سامان بھی صرف ہوگا۔ اس سامان کا بڑا حصہ پہلے ہی ادارے کے پاس موجود ہے۔

# سیرۃ حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا پر جلسہ

مجلس خدام الاحمدیہ گول بازار ربوہ مورخہ ۲۰/۴/۵۹ کو بعد نماز مغرب حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سیرت طیبہ پر ایک اہم جلسہ کروا رہی ہے۔ جس میں بزرگان کرام اور علماء سلسلہ حضرت سیدہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سیرت طیبہ پر نہایت ایمان افروز روایات پیش فرمائیں گے۔ تمام احباب کو جلسہ میں شمولیت کی دعوت ہے۔ نیز جو دوست اس موقعہ پر اپنی روایات بھجوانا چاہیں۔ وہ جلد سے جلد بھجوا دیں۔ (خاکسار عبد العزیز واقف زندگی زعیم مجلس خدام الاحمدیہ گول بازار ربوہ)

**الکسیر ویگر وجن**

مکرم مختار احمد صاحب ایاز ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ ٹانگا نیکا تحریر فرماتے ہیں:-
میں نے "الکسیر ویگر وجن" استعمال کی اور اس کو بہت مفید اور خوشگوار اثر کرنے والی پایا۔ یہ دوا فوری اور عارضی اثر کرنے کی بجائے آہستہ اور مستقل اثر کرتی ہے۔ میں دماغی کام کرنے والوں کو اس مقوی دوا کے استعمال کرنے کی سفارش کرتا ہوں۔

اسٹاکسٹ المنار دواخانہ گول بازار ربوہ

# تازہ فہرست امدادی رقوم موصولہ حفاظت مرکز ربوہ

(بقیہ صفحہ ۴)

(۳۴) صالحہ خاتون صاحبہ بذریعہ بھائی محمود احمد صاحب سرگودھا (افطاری) ۵۰۰-۰-۰
(۳۵) محمودہ بیگم صاحبہ بنت عبد الرحیم صاحب جہلم
بذریعہ مسعود احمد صاحب جہلمی ربوہ (امداد برائے رشتہ داران درویشان) ۵۰-۰-۰
(۳۶) بیگم صاحبہ چوہدری عبد اللہ خان صاحب کراچی " ۵۰۰-۰-۰
(۳۷) ابراہیم صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ منڈی چوہڑکانہ " ۵۰-۰-۰
(۳۸) ماسٹر محمد ابراہیم صاحب خلیل ربوہ " ۱۰-۰-۰
(۳۹) بیگم صاحبہ چوہدری شاہ نواز صاحب کراچی " ۱۰۰-۰-۰
(۴۰) " " (صدقہ عام) ۲۰۰-۰-۰
(۴۱) امۃ الحی صاحبہ بنت میاں محمد غوث صاحب مرحوم حیدرآبادی کراچی (زکوٰۃ جو داخل خزانہ کر دی گئی) ۴۰-۰-۰
(۴۲) زہرہ بیگم صاحبہ حیدرآباد۔ از طرف والدین مرحوم (افطاری) ۱۰۰-۰-۰

# اوقاف روانگی دی یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس سرگودھا

ٹیلیفون:- دفتر لاہور جنرل بکنگ آفس سرگودھا ۴۴۴۹ ۲۴۳۰ دفتر اے گروپ سرگودھا ۴۲۶۸ نیز ۲۱۶۳ دفتر بی گروپ سرگودھا ۲۳۹۵ جنرل منیجر گروپ اے سرگودھا ۲۱۶۳

| نمبر سروس:- | پہلی | دوسری | تیسری | چوتھی | پانچویں | چھٹی | ساتویں | آٹھویں | نویں | دسویں | گیارہویں |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| از سرگودھا برائے لاہور | ۳½ | ۴½ | | ۶½ | ۷½ | ۸-۴۵ | ۱۰ | ۱۱½ | ۱۳ | ۱۴½ | ۱۶ |
| از لاہور برائے سرگودھا | ۲½ | ۵½ | ۷-۱۵ | ۸½ | ۱۰½ | ۱۲ | ۱۳½ | ۱۴ | ۱۵ | ۱۶ | ۱۹ |
| از سرگودھا برائے گوجرانوالہ | ۵½ | ۱۰-۲۰ | ۱۵-۱۵ | | | | | | | | |
| از گوجرانوالہ برائے سرگودھا | ۵½ | ۱۰-۲۰ | ۱۵-۱۵ | | | | | | | | |
| از سرگودھا برائے کانڈیوالہ | ۱۴ | ۱۶ | | | | | | | | | |
| از کانڈیوالہ برائے سرگودھا | ۶ | ۶-۱۵ | | | | | | | | | |

نوٹ:- لاہور سرگودھا کے درمیان پانچ گھنٹے اور سرگودھا گوجرانوالہ کے درمیان سوا چار گھنٹے کا سفر ہے!
(جنرل مینیجر)

# اعلانات نکاح

۱۔ مورخہ ۲۰/۴/۵۹ کو بعد نماز مغرب مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے میرے لڑکے عزیزم ملک محمد عثمان سلمہ اللہ کے نکاح کا مبلغ ایک ہزار روپیہ حق مہر پر ہمراہ عزیزہ سعیدۃ النساء صاحبہ بنت مکرم خواجہ سید معین الدین صاحب ساکن جاہن ضلع لاہور اعلان فرمایا۔

۲۔ نیز عزیزہ سیدہ امینہ شمیم سلمہا بنت مکرم سید محمد سعید سلیم صاحب لاہور کا نکاح ہمراہ عزیزم مکرم سید نور الدین عرف نورش صاحب ولد سید محمد شاہ صاحب سکنہ ۲۸۷ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور بعوض حق مہر مبلغ ایکہزار روپیہ مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس موصوف نے پڑھا۔

احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ان رشتوں کو ہمارے لئے خیر و برکت کا باعث کرے۔ آمین۔

(ملک فضل حسین احمدی مہاجر ربوہ)

**کالی دوا**
(یہ گولیاں)
جگر۔ پتہ اور تلی کی امراض پرقان پیلیا پرانا بھوک خواہ چالیس سالہ کیوں نہ ہوں۔ شدت پیاس۔ چہرہ کی چھائیاں۔ پاؤں کے تلوؤں کی جلن۔ صفرا کی زیادتی۔ تپ تلی وغیرہ وغیرہ کا بفضل تعالیٰ سو فیصدی کامیاب علاج ہے۔
مکمل کورس پندرہ روزہ براہ بالغ ۱۳۵ گولی ۲/۱۳/۰ روپے
مکمل کورس پندرہ روزہ براہ نابالغ ۹۰ گولی ۱/۱۲/۰ روپے
نوٹ:- یہ گولیاں صبح دوپہر اور بوقت عصر لسی دہی سے استعمال کرنی ہوں گی
دواخانہ خدمت گول بازار ربوہ

**قابل فروخت اراضی**
دو مربعے زمین جو کہ لیہ میں بڑی عمدہ جگہ پر ہے اور جسے پانی بھی لگتا ہے قابل فروخت ہے۔ خواہشمند احباب مجھ سے ملیں۔
خاکسار ملک احمد خان
معرفت ناظم جائیداد ربوہ۔

**مسلمان**
کس عظیم الشان کام کیلئے پیدا کئے گئے ہیں؟
کارڈ آنے پر مفت
عبد اللہ الدین سکندر آباد دکن